حضرت مولانا قاضی عبداللطیف *

بنیاد پرستی تعلیمات نبویؐ کے آئینہ میں

کسی بڑی بلند و بالا بلڈنگ کی تعمیر کے استحکام کے لئے زمین کی تہہ میں جو مستحکم ترین حصہ استوار کیا جاتا ہے۔ اصطلاح میں اسے بنیاد کہا جاتا ہے۔ مفردات القرآن میں امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں۔ اصل الشئی۔ کسی چیز کی اس بنیاد کو کہتے ہیں کہ اگر اسکا ارتفاع فرض کیا جائے تو اس شئی کا باقی حصہ بھی معلوم ہو جائے۔

قرآن کریم نے تعلیمات نبوی کی بنیاد کلمہ طیبہ کو قرار دیا ہے۔ جس کی تشریح وحدانیت' رسالت' بعث بعد الموت پر دل کے یقین سے اقرار کرنا اور حضور اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونا۔ اسوۂ حسنہ علوم و معارف کا وہ لاجواب مجموعہ ہے۔ جس میں خالق کائنات اور مخلوق کی حیثیت نیز مخلوق خدا کے انفرادی اجتماعی حقوق فرائض ذمہ داریاں ایسے جامع اور مانع انداز میں احاطہ کئے گئے ہیں کہ اس میں عبادات' معاملات' مناکحات' مزاجرات' ملکی اور بین الاقوامی سیاسیات' صلح' جنگ' دوستی' دشمنی' خانگی شہری اور بین الاقوامی قوانین اور اصولِ قوانین انسانی بنیادی حقوق بلا امتیاز' فطرت کے مطابق ایسے انداز میں سموئے گئے ہیں کہ چیلنج کے باوجود چودہ صدیاں گزرنے تک کوئی ماہر قوانین یا ادارہ اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز اور قاصر ہے۔ یہ مجموعہ نہ صرف علمی طور پر معجزہ رہا بلکہ عملی طور پر نافذ ہو کر بھی اس نے اپنا ایسا اعجاز ثابت کر دکھایا جس سے دنیا جنت کا نمونہ اور بنی آدم کو انسانیت کا صحیح مقام حاصل ہوا۔

عروج آدم خاکی پہ انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارہ مہ کامل نہ بن جائے

اور جس نے دنیا میں ایسا ناقابل تسخیر انقلاب برپا کر دیا کہ من اشد منا قوۃ کا مغرورانہ نعرہ لگانے والوں کے تخت و تاج حبشی غلاموں کے قدموں میں پامال ہوئے۔ تعلیمات نبوی نے یہ ثابت کر دیا کہ اس کی بنیاد ایسی مستحکم اور اس کی عمارت ایسی لازوال ہے کہ چودہ صدیوں کے فراز و نشیب اور قسم و قسم کے انقلابات اور موسمی اور عارضی چمک دمک اس کی ایک شاخ کو بھی متاثر نہ کر سکی۔ اصلها ثابت و فرعها في السماء کی صداقت سے آج کی جدید دنیا حیرت زدہ ہے۔

---

* نائب امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان۔

آج تک نقش شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا
مٹ گئے آپ جو تھے اس کو مٹانے والے

تعلیمات نبویؐ کی لازوال صداقت سے شکست کے بعد مفاد پرست ارباب اقتدار اور فراعنہ نے عداوت کے متشردانہ تمام حربوں کی ناکامی کے بعد عقل پرستوں نے سادہ لوح جذباتی نوجوانوں کو تعلیمات نبویؐ سے متنفر کرنے کیلئے ایسے اصطلاحات کا سہارا لینا شروع کیا۔ جس سے فوری طور پر جذباتی طبائع متاثر ہوسکتی ہیں۔ یہ چال آج کی پیداوار نہیں قرن اول کے مبارک دور میں جب منافقین کو اس دوغلی چال پر ملامت کیا جاتا کہ یہ دورنگی باوقار لوگوں کے مناسب نہیں تو انہوں نے راسخ العقیدہ مسلمانوں کے لئے لفظ سفیہ کا انتخاب کیا۔ اور کہا کہ "انومن کما آمن السفہا" لغت کے لحاظ سے سفہ کے اصل معنی جسمانی ہلکا پن کے ہیں۔ ثوب سفیہ ردی کپڑے کے معنی ہیں۔ (مفردات القرآن۔ امام راغب اصفہانی ص ۴۸۲) ھدایہ کی شرح عنایہ میں ہے سفہ۔ عقل کا ایک ہلکا پن ہے جو آدمی پر حاوی ہوجاتا ہے تو اسے باوجود اس کے اس کی عقل سلامت رہتی ہے شریعت اور عقل کے منشا کے خلاف عمل پر آمادہ کردیتا ہے۔

فقہا کے ہاں یہ اصطلاح صرف مال میں تبذیر اور اسے عقل اور شریعت کے تقاضے کے خلاف ضائع کرنے کا مفہوم رکھتی ہے (تکملہ فتح القدیر ج ۸) دراصل ان عقل پرستوں کے ہاں راسخ العقیدہ مسلمانوں کے اطوار، اقدار، تعلقات عامہ اور خاصہ نیز کاروباری زندگی کی بھلائی، برائی، خیر وشر کا ترازو عقل انسانی ہے۔ جبکہ اہل ایمان کے ہاں برائی اور بھلائی کا معیار تعلیمات نبویؐ ہیں۔ جس کی بنیاد وحی الٰہی ہے۔ ابوجہل اور ابولہب اور ان کے متبعین کی جانی اور مالی قربانیاں صحابہ کرامؓ کے قربانیوں سے کچھ کم نہیں تھے لیکن ان عقل پرستوں کے ہاں اہل اسلام کی قربانیاں اطوار و اقدار اور زندگی کا طرز طریق بیوقوفانہ تھا جبکہ حق تعالیٰ نے جواباً فرمایا کہ درحقیقت بیوقوف اور ناداں یہی عقل پرست ہیں۔ یہ طرز مخاصمت مختلف ادوار میں چلتا رہا۔ آج یورپ نے ان نوجوانوں کو جو اپنے دین اور مذہب کے حدود اربعہ سے نابلد ہیں اور جنہیں اسلام کے مبادیات اصول فرائض، واجبات، مصالح محاسن اور فِنا کا کوئی علم نہیں۔ ان کے نزدیک اسلام صرف چند عبادات اور اخلاقیات کا نام ہے اور ان کو اپنی اسلامی تہذیب سے متنفر کرنے کے لئے مغرب نے چند اصطلاحات بنیاد پرست، انتہاپسند، قدامت پسند جنگجو وغیرہ اختراع کر لئے ہیں۔ تو وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر اس سے براءت کا صرف اظہار نہیں بلکہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم بنیاد پرست نہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ اسلام کی بنیاد قرآن کریم نے یہ بتلائی ہے مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء راسخ العقید مسلمان کا ایمان اس موسمی چمک دمک سے کبھی متزلزل نہیں ہوسکتا۔ اقبال نے فرمایا کہ

خیرہ نہ کرسکی مجھے جلوۂ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ ونجف

صحیح العقیدہ مسلمان اپنے پختہ عقائد کے لحاظ سے اپنے لئے بنیاد پرستی کو طعنہ نہیں تمغہ سعادت یقین کرتا ہے جس پر وہ کوئی عار محسوس نہیں کرتا۔آج مغرب ان خام خیالی مسلمانوں کو انہیں اصطلاحات کی آڑ میں تباہ کر رہا ہے۔

ای چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

حیرت کی بات یہ ہے کہ اس تہذیب کے دعویدار دنیا میں انصاف کے نام پر عالمی عدالت انصاف اور مظلوموں کی حق رسائی کے نام پر اقوام متحدہ اور اس کے ذیلی ادارے سلامتی کونسل' انسانی بنیادی حقوق کمیشن وغیرہ کے خوشنما ادارے ان خود تراشیدہ اصطلاحات کی جامع' مانع تعریف نہ کر سکنے کے باوجود عالم اسلام کو صرف الزام تراشی کی بنا پر تباہ کیا جا رہا ہے۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی۔

بقیہ صفحہ نمبر ۳۹ سے : ازدواجی تعلقات

نکاح اور طلاق کا مطالبہ نکاح کا جہاں تک تعلق ہے وہ عورت اور مرد کی باہمی رضامندی پر موقوف ہے۔ دونوں میں سے اگر ایک کی بھی رضامندی نہ ہو تو نکاح نہ ہوگا۔ اگر کم سنی میں کوئی تعلق جوڑ دیا گیا تو بلوغت کے بعد عورت کو اختیار ہیکہ وہ رخصتی سے قبل طلاق کا مطالبہ کر لے یا پھر غرضیکہ نزول اسلام کے بعد خواتین کے لئے کوئی حقوق باقی نہ رہ گئے تھے جن کا مطالبہ آج کی خواتین کو نئے سرے سے ضرورت پڑ گئی۔مغرب کی خواتین کی تقلید کرتے ہوئے آپ جن حقوق کے مطالبہ میں اٹھ کھڑی ہیں اگر بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مغرب کی عورتیں اپنے مطالبہ حقوق حاصل کرنے کے بعد اخلاقی پستی کے ایک خوفناک غار میں جا گریں کہ واپسی ممکن نہیں۔انہوں نے ایک ایسی نسل کو جنم دیا کہ بچے کو اپنے باپ کے نام کا پتہ نہیں۔منشیات کی عادی اخلاق باختہ اور فاحشہ مستورات جو سر راہ دامن تھام کر فحاشی پھیلائیں۔والدین کی نافرمانی کریں۔جہاں جسم فروشی عام ہوتی ہے۔اور یہ عورت اور مرد کے باہمی ملاپ کے روپ میں خواتین کے حقوق کے لڑنے والی عورتوں کے ملک میں عام ہے۔

اللہ تعالیٰ اس دن سے بچائے جب عورت یہ جواب دے کہ اس نے قرآنی احکام کی تعمیل کس حد کر لی تھی۔

ترجمہ: اے ایمان والو۔اللہ سے ڈرتے رہو۔اور دیکھو کہ اس نے (تم نے) آگے اس دن کے لئے (روز حشر) کیا بھیج رکھا ہے اور اللہ سے ڈرو۔اسے تمہارے سب اعمال کا علم ہے (الحشر۔۱۸)............................ (جاری ہے)